مولایَ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علٰی حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھمِ

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رحمہ اللہ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است ، خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۷ سائیڈ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمّد وّاٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّھَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسٌ خَادِمُکَ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰہِ اِنَّ مَالِیْ لَکَثِیْرٌ وَاِنَّ وَلَدِیْ وَوَلَدَ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَۃِ الْیَوْمَ [1]

حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے (جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں) روایت ہے کہ انھوں نے (جب اپنے بیٹے انس کو ان کی چھوٹی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کیا تو اس وقت) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ انس ہے جس کو آپ کا خادم بنا کر آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر رہی ہوں۔ اُس کے لیے دُعا فرما دیجیے تو آپ نے یہ دُعا فرمائی۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۵

" خدایا ! اس (انس رضؓ) کے مال کو زیادہ کر، اس کی اولاد کو بڑھا اور (اپنی طرف سے) جو نعمتیں تو نے اس کو عطا کی ہیں ان میں برکت دے" حضرت انس رضؓ کہتے تھے کہ خدا کی قسم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دُعا کے سبب) میرا مال نہایت بہتات اور نہایت برکت کے ساتھ ہے اور میری (بلاواسطہ) اولاد اور میری اولاد کی اولاد آج شمار میں سَوؔ کے قریب ہے۔"

حضرتِ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں، اُن کا واقعہ ہے کہ اُن کی والدہ حضرت اُم سُلَیم (رضی اللہ عنہا) جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُنھیں لے کر آئیں، اور یہ عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اَنَسْ جو ہیں یہ جناب کے خادم ہیں ــــ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ اُس کے لیے جناب دُعا فرمادیں تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں یہ دُعا دی اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِكْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ خداوند کریم اِن کے مال بڑھادے اِن کی اولاد بڑھادے اور جو کچھ ان کو تو عطا فرماتے اس میں برکت دے، اب حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اپنے آخری دَور میں " وَاللّٰہِ اِنَّ مَالِیْ لَکَثِیْرٌ میرا مال خدا کی قسم بہت ہے - وَاِنَّ وَلَدِیْ وَوُلْدَ وَلَدِیْ میرے لڑکے اور اُن کی اولاد لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَۃِ الْیَوْمَ آج وہ سو سے زیادہ ہیں۔ یہ بھی آتا ہے کہ خود میرے بچّے جو ہیں اپنے" دوسری روایتوں میں آتا ہے، وہ ایک سو پچیس ہیں لڑکے ہی لڑکے اور دو بیٹیاں ہیں اور اُنھوں نے یہ بھی بیان فرمایا کہ میری زمین جو ہے اُس کے باغات میں سال میں دو دفعہ پھل آتا ہے اور ویسے بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حجاج بن یُوسف کے آنے سے پہلے میری اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے جو بچّے وفات پاچکے تھے۔ اُن کی تعداد بھی ایک سو بیس تھی، تو بہت بڑی تعداد بن جاتی ہے جو پیدا ہُوئے اور پھر اُن سے آگے جو خاندان چلا وہ بہت بڑی تعداد بن جاتی ہے یہ بصرہ میں رہتے رہے ہیں۔ حضرت انس رضؓ نے بصرہ میں زمین لے لی تھی اور بصرہ ایک فوجی مرکز تھا۔ وہاں سے اِدھر فوجیں بھیجی جاتی تھیں جنوب مشرقی حصّہ میں، بصرہ کا مشرقی حصّہ یہ سارے کا سارا بصرہ ہی سے تعلّق رکھتا تھا۔ حتّٰی کہ یہ سندھ بھی اس کا بھی تعلّق بصرہ سے تھا۔ اُنھوں نے وہاں زمین لے لی باغ تھا۔ جمعہ کے لیے وہ شہر تشریف لایا کرتے تھے۔ تقریباً چھ میل کے فاصلے پر تھے تو کبھی کبھی تو آتے تھے کبھی نہیں آسکتے تھے، عمر بھی خداوند کریم نے بہت دی، سو سے زائد

ہی ہوئی عمر اُن کی، تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دُعا دی، اس سے بعض حضرات کہتے ہیں کہ مال جو ہے وہ اچھی چیز ہے، ویسے حدیث میں بھی آیا ہے کہ مال بہت اچھا ساتھی ہے مسلمان کا جب وہ صحیح طرح خرچ کرتا رہے اور اللہ کے حقوق اُس میں سے ادا کرتا رہے، ورنہ اُس کی مثال ایسی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے جیسے کوئی جانور بہت کھالے تو اُس کو بہت کھانے کی وجہ سے اپھارا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی وہ موت کے قریب تک لے جاتا ہے اُسے، لیکن ویسے خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ یہ مال جو ہے سبز چیز نظر آتی ہے۔ شیرینی اس میں ہے جو انسان کو مرغوب ہے یہ اور نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ بہت اچھا ساتھی ہے مسلمان کا جب تک وہ حقوق ادا کرتا رہے جو خداوندکریم نے اس کے ذمّے کیے ہیں، اُن میں تقصیر نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو دُعا دی ہے یہ مال کی کثرت کی دُعا ہے اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ مال کی کثرت بھی جائز ہے، خداوند کریم کسی کو مال زیادہ دے دے یہ بھی ہو سکتا ہے اور آخر تھے ایسے حضرات صحابہ کرامؓ میں بھی، جیسے عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہ وہ مالدار تھے، لیکن بہت زیادہ خرچ کرتے رہتے تھے۔ اِتنا اِتنا زیادہ خرچ کرتے تھے کہ جو اندازہ میں نہیں آسکتا تھا۔ کتنی سواریاں دے دیں، کتنے اُونٹ میں دوں گا اس سامان سمیت دوں گا پھر دوں گا، جب اپیل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اِنہوں نے خرچ کرنے میں سبقت کی۔

سب سے پہلے تو مدینہ شریف ہی میں سمجھ لیجیے کہ میٹھا پانی ملنا مشکل ہوتا تھا وہاں کا پانی جو عام مل سکتا ہے۔ زمین میں سے نکلتا ہے۔ وہ کھاری ہے تو کہیں کہیں میٹھا ہے اکثر جگہ کھاری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو آدمی "رُوْمَہ" کا کنواں خرید لے اور اس کو سب کے لیے جائز قرار دے کہ جو مسلمان چاہے اُس میں سے پانی لے کر پی لے تو اُس کو جنت میں اس کے بدلے میں کنویں کی اور جنت کی ضمانت دیتا ہوں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خریدا اور وقف کر دیا۔ یجْعَلُ دَلْوَہٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِ ـــــ جیسے سب کے ڈول ویسے ہی اُس کا ڈول کوئی حق اپنا زائد نہیں سب کے برابر رکھ لیا تو ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا ہو اور جہاں اسلام کی ضرورت ہو ہم پیش کریں

مالی قربانی۔

اسلام کا ویسے اقتصادی نظام اور ڈھانچہ جو ہے اُس میں چونکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو خود سرکاری ہو جاتی ہیں ایک، دوسرے یہ کہ ناجائز کمائی جو ہے وہ ممنوع ہے اس لیے اُس کے اندر بہت مالدار طبقہ جو ہے وہ بہت ہی کم ہے سوائے اس کے کہ کسی کے قسمت میں ہی خدا مال لکھ دے تو الگ بات ہے وہ بھی نظر آئے گا۔ سب کو معلوم ہوگا کہ یہ ہُوا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی تھے اُن سے بات کی مولیٰ الحُرَقَۃ اور ان کو مال دیا اُنھوں نے ایک سودا کیا اور اُس میں ایک ہی دن میں وہ بہت سارے پیسے کما کر لائے۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا ایسا ہے کہ آپ مجھے اس طرح سے روپے دیتے رہیں اور میں کرتا رہوں کام، اور مَیں اپنے آقا سے اپنی قیمت دے کر آزاد ہو جاؤں مُکَاتَب ہوں میں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے منظور فرمالیا اور وہ اتنا ہوشیار آدمی تھا کاروباری ذہن تھا اُس کا کہ وہ نفع ہی لاتا رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یتیم کے مال کے متعلّق جو بیت المال میں دس ہزار کی صورت میں تھا ایک آدمی سے کہا کہ تم فلاں علاقے میں جاتے آتے رہتے ہو، تجارت کے سلسلے میں تو وہاں کوئی ایسا موقع ہے ایک مال ہے یتیم کا میں چاہتا ہوں کہ یہ کہیں ختم ہی نہ ہو جائے محفوظ رہے اور بڑھ جائے تو مَیں تمہیں دے دوں یہ، اُنھوں نے کہا دے دیجیے، اب وہ وہاں گئے اور لے گئے وہ مال دس ہزار، اور کافی دنوں بعد وہ آدمی آیا واپس جب آیا تو پُوچھا کہ کیا ہُوا وہ مال مَیں نے تمہیں دیا تھا۔ اُس کی تجارت کی، کیا ہُوا؟ اُنھوں نے کہا کہ ہاں مَیں نے تجارت کی اور وہ ایک لاکھ ہوگیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے وہ سب دے دو، ہمیں اس سے آگے تجارت چلانے کی ضرورت نہیں ہے اتنا ہو گیا وہ کہ اتنے عرصہ میں یہ بچّہ خود ہی بڑا ہو جائے گا خود ہی اپنا کاروبار سنبھال لے گا جو چاہے گا کرے گا تو یہ اتنا کافی ہو گیا۔

بعض لوگوں کے ہاتھ میں کوئی خاص برکت ہوتی ہے۔ طریقہ ہوتا ہے کوئی ایسا،

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ جو ہے یہ اُن کے دَور کا نہیں ہے بلکہ دور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ کیونکہ اُنھوں نے یعنی مولیٰ الحرقہ نے کہا کہ جناب مجھے کوئی وہاں بیٹھنے نہیں دے گا

بازار میں کیونکہ بازار میں بیٹھنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آرڈر نافذ کر رکھا تھا کہ جو تجارت کرے وہ اُصولِ تجارت جانتا ہو مسائل تجارت جانتا ہو اُس کو اجازت دیتے تھے اگر مسائلِ تجارت نہیں جانتا جاہل آدمی ہے (مسائل سُن کر بھی سیکھے جا سکتے ہیں) ایسا جاہل کہ جو بالکل جانتا ہی نہ ہو مسائل اور عمل نہ کرتا ہو ایسے آدمی کو نہیں اجازت دیتے تھے، ورنہ بازار میں بیٹھ جائے ٹھیک ہے دکان لے کام کرے مسائل کے مطابق کرے شریعت کے مطابق کرے خرید و فروخت یہ جو دھوکے بازیاں ہیں مال دکھایا کچھ دے کچھ دیا، اور مال میں عیب ہے بتایا نہیں چھپا لیا، ایسی چیزوں کے مسائل اگر اُسے آتے ہوں گے تو کسی مسلمان کو ایسا دھوکہ نہیں دے گا اور صحیح ناپ تول جو ہے نہایت ضروری تھی اور اگر کوئی ناپ تول میں غلطی کرتا ہے اس طرح سے اس کا وہ گویا سمجھیے کہ لائسنس منسوخ کر دیتے تھے، اُس کو بازار میں بیٹھنے کی پھر اجازت نہیں ہوتی تھی تو اجازت تھی نہیں اسے، اس نے کہا کہ جناب میں تو اُصول وغیرہ جانتا ہوں، لیکن میں غلام بھی ہوں ابھی، آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت لے دیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا اُن سے کہ اِس کو بیٹھنے کی اجازت دے دیجیے تو بس پھر چند دن میں ہی بہت بڑا نفع اُن کو ہو گیا تو نفع کی شکلیں جتنی بھی ہوتی ہیں وہ سب کے سامنے ہوتی ہیں کہ اس طرح نفع اسے ہو رہا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ اندھیرے میں بس کوئی چیز آ رہی ہے اور پتہ ہی نہیں چل رہا اُس کا، اندھی دولت، کالا کاروبار ایسی چیزیں جو اس میں نہیں ہیں اسلام میں تو درمیانی طبقہ بہت زیادہ ہوتا ہے محتاج بہت ہی کم ہوتے ہیں اور بہت مالدار وہ بہت کم ہوتے ہیں وہ تو پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ اس کی قسمت میں ہی خدا نے لکھ دیا ہے کہ یہ مٹی کو بھی ہاتھ میں لیتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے یہی کہا جائے گا اُس کو تو ایسی صورتیں ہوتی رہی ہیں اور وہ جائز تھیں اور وہ سب کے برابر کرتے سب ہیں اس میں تو گویا شریعت نے منع نہیں کیا، مگر وہ نظر آتی ہیں کیونکہ وہ جائز طریقہ پہ ہوں گی تو وہ چھپ کر نہیں ہوں گی وہ سب کے سامنے کھلی ہوئی بات ہو گی ایک تو وہ ٹھیک ہے وہ نظر آئے گی تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ دعا دے دی اَکْثِرْ مَالَہٗ اس کا مال بڑھا دے، اس سے کہتے ہیں کہ مال کسی کا اگر بڑھ جائے زائد ہو جائے تو یہ حد جواز میں رہتا ہے شرعی ممنوعات میں نہیں آتا ہے، اور یہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت جو ہوتی ہے اب کسی

کا باغ اگر اُس نے خریدا ہے اور وہ دو دفعہ پھل دینے لگے سال میں تو پھر یہ تو قدرتی بات ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے اس کے ساتھ ہو رہا ہے سلوک، بہر حال اِن کو دُنیا میں یہ ملا، یہ دُعا دُنیا سے بھی تعلق رکھتی ہے کیونکہ بَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ یہ برکت جو ہے یہ ایسی چیز ہے کہ اس میں آخرت بھی آجاتی ہے انسان کی، مبارک مال تو وہی ہے کہ جو آخرت کے لیے بھی مفید ہو اور اگر فقط دُنیا کے لیے مفید ہے تو وہ شریعت کی نظر میں مبارک نہیں بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر اتنا زیادہ دیا اور اتنی اولاد دی اور برکت عطا فرمائی اور عمر بھی خدا نے بہت دی، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور سب لوگ ان کی عزت کرتے رہے ہیں، حجاج بن یوسف آیا ہے ۷۵ھ میں عراق میں بصرہ میں اُس نے بدتمیزی کی کچھ اِن کے ساتھ یہ گئے شکایت کرنے عبدالملک بن مروان سے، پہلے بھیجا خط اُس نے تنبیہ کر دی۔ حجاج بن یوسف کو اور کہا کہ اگر عیسائیوں کے پاس یہودیوں کے پاس ان کے نبی کا خادم ہوتا تو وہ پتہ نہیں کیا درجہ اسے دیتے اور تو ایسی باتیں کرتا ہے اِن کے ساتھ تنبیہ کر دی، روک دیا اُس کو یہ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف ۷۵ھ میں آیا تو اُس وقت سَو سے زیادہ میرے بچوں کی پیدائش ہو کر پھر بڑی عمر ہو کر انتقال بھی ہو چکا تھا اولاد در اولاد ہو کر اور میری بیٹی نے مجھے یہ گن کر بتایا اُمَيْمَةٌ یہ اسمِ گرامی تھا اُن کا غالباً اُنھوں نے مجھے بتایا ہے کہ اتنے بچے اس طرح ہوئے ہیں، اور اس طرح ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کو اپنے عمل کے درجات عطا فرمائے اور ہمیں آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔